نفس المہموم

مولف

رئیس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

پیش کش، سید محمد شبیر عباس

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ، ضلع جھنگ

نام کتاب ________ نفس المہموم

مؤلف ________ آقائی شیخ عباس قمی اعلیٰ اللہ مقامہ

مترجم ________ علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی ________ مولانا بختیار الحسن سبزواری

پیش کش ________ سید محمد شبیر عباس

سال طباعت ________ بار اوّل ۱۹۹۰ء / بمطابق ۱۴۱۱ سنہ ہجری

تعداد ________ ۵۰۰

مطبع ________

ہدیہ ________

ناشر ________ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

________ سٹاکسٹ ________

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

حبیب السیر میں مسطور ہے کہ جب آنحضرت منزل زبالہ میں پہنچے تو عمر بن سعد بن ابی وقاص کا قاصد آپ کی بارگاہ میں شرف یاب ہوا اور اس کا خط آپ کو پہنچایا اور مسلم ابن عروہ کی شہادت اور قیس مسہر کا واقعہ تحقق پذیر ہوا۔

اور ابو حنیفہ دینوری کہتا ہے جب آنحضرت منزل زبالہ میں پہنچے تو محمد بن اشعث اور عمر بن سعد کا بھیجا ہوا قاصد آپ کو ملا اور وہ خط کہ جس کے لکھنے کی خواہش حضرت مسلم نے ان دونوں سے کی تھی لے آیا کہ جناب مسلم کا معاملہ کہاں پہنچا اور اہل کوفہ نے بیعت کرنے کے بعد انھیں چھوڑ دیا اور جناب مسلم نے یہ خواہش محمد بن اشعث سے کی تھی جب آپ نے خط پڑھا اور خبر کی صحت آشکار ہوئی تو جناب مسلم اور ہانی کی شہادت آپ پر سخت ناگوار گذری اور اس قاصد نے قیس بن مسہر کی شہادت کی خبر بھی بتائی اور آنجناب نے قیس کو بطن الرمہ سے بھیجا تھا۔

اور لوگوں کا ایک گروہ راستہ کی مختلف منزلوں سے آپ کے ہمراہ ہو گیا تھا۔ اس گمان سے کہ آپ کے کوفہ میں یار و مددگار موجود ہیں۔ جب جناب مسلم کی خبر انھوں نے سنی تو وہ لوگ منتشر ہو گئے اور آپ کے ساتھ سوائے خاص اصحاب کے کوئی باقی نہ رہا۔

(ارشاد) جب سحری کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ بہت سا پانی لے لیں اور پھر آپ راستہ پر چل پڑے۔ جب بطن العقبہ سے گذر گئے تو نزول اجلال فرمایا۔ بنی عکرمہ میں سے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ جس کا نام عمرو بن لوذان تھا اس نے آنجناب سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ حسینؑ نے جواب دیا کہ کوفہ! بوڑھے شخص نے عرض کیا آپ کو خدا کی قسم ہے واپس پلٹ جائیں کیونکہ سوائے نیزہ کی انیوں اور تلواروں کی دھار کے آپ کے آگے کچھ نہیں۔ یہ لوگ کہ جنھوں نے

آپ کے پاس خطوط قاصد بھیجے ہیں اگر انھوں نے جنگ وقتال کے رنج وتکلیف کی آپ سے کفایت کرلی اور سارے معاملات ٹھیک کر لیے ہوتے پھر آپ ان کے پاس جاتے تو باصواب اور درست بات تھی لیکن ان حالات میں جو میں نے عرض کیے ہیں میری رائے یہ نہیں ہے کہ آپ اس طرف جائیں امام حسینؑ نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا درست رائے مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے لیکن فرمانِ الٰہی پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ پھر فرمایا خدا کی قسم یہ لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے جب تک میرا خون نہ بہائیں اور جب ایسا کریں گے تو خدا ان پر ایسے شخص کو مسلط کردے گا کہ یہ لوگ لوگوں کے تمام گروہوں سے زیادہ ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔

اور شیخ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قمی عطر اللہ مرقدہ نے روایت کیا ہے ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادقؑ سے، کہ جب حضرت حسین ابن علیؑ عقبہ بطن کے اوپر گئے تو اپنے اصحاب سے فرمایا میں اپنے آپ کو شہید ہوا دیکھ رہا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا کس طرح اے اباعبداللہ۔ فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا وہ کیا تھا۔ فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ کچھ کتے مجھے چیر پھاڑ رہے ہیں کہ جن میں ایک سفید سیاہ داغوں والا کتا زیادہ شدت سے حملہ آور تھا۔ پھر آپ منزل شراف تک تشریف لے گئے۔